جہاد کرنے والوں کا درجہ

<?xml encoding="UTF-8"?>

سورہ توبہ آیت ۱۹ تا ۲۲

اَ جَعَلْتُمْ سِقَايَۃَ الْحَآجِّ وَ عِمَارَۃَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ جَاھدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰہ۔ لَايَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰہ۔ وَ اللّٰہ لَايَھدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔ اَلَّذِينَ اٰمَنُوا ھاجَرُوا وَ جَاھدُوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰہ بِاَمْوَالِھمْ وَ اَنْفُسِھمْ اَعْظَمُ دَرَجَۃ عِنْدَ اللّٰۃ۔ وَ اُولٰئِکَ ھمُ الْفَائِزُوْنَ۔ يُبَشِّرُھمْ رَبُّھمْ بِرَحْمَۃ مِنْہ وَ رِضْوَانٍ وَ جَنّٰتٍ لَھمْ فِيْھا نَعِيْم مُقِيم خَالِدِينَ فِيْھا اَبَداً اِنَّ اللّٰہ عِنْدَہ اَجْر عَظِيْم

ترجمہ:

آیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد الحرام کو تعمیر اور آباد کرنا اس شخص (کے عمل) کی مانند قرار دیا ہے جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اس نے خدا کی راہ میں جہاد کیا ہے؟ یہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہوسکتے، اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ جو لوگ ایمان لے آئے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں کے ساتھ جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا درجہ رکھتے ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔ ان کا پروردگار انہیں اپنی طرف سے رحمت، رضامندی اور بہشت کے ان باغوں کی نوید دیتا ہے جن میں ان کے لئے ابدی نعمتیں ہیں۔ وہ ان میں تاابد رہیں گے۔ یقینا خداوندِ عالم کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔

نکات:

⋆ رسولِ اکرم ؐ کے چچا جنابِ عباس اور جنابِ شیبہ ایک دوسرے پر فخر جتا رہے تھے۔ عباس کہنے لگے، ”یہ میرے لئے نہایت ہی فخر کی بات ہے کہ میں حاجیوں کو پانی پلاتا ہوں“ اور شیبہ کہنے لگے کہ ”میں خانہ کعبہ کا کلیدبردار ہوں“۔ اس پر حضرت علی نے فرمایا: ”میں اس بات پر فخر کرتا ہوں کہ آپ لوگوں سے کم سن ہوں لیکن آپ لوگ میری شمشیر اور جہاد کی وجہ سے ایمان لائے ہو“۔ حضرت عباس کو یہ بات بری لگی تو انہوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کردی، جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (منقول از تفسیرِ نمونہ)

⋆ حضرت علی نے بار ہا اس آیت کے ذریعے اپنی اولویت اور افضلیت ثابت کی ہے، کیونکہ ایمان اورجہاد ان تمام خدمات سے بالاتر ہے جو دوران شرک انجام دی گئی ہوں، کیونکہ ان خدمات کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

پیام:

۱۔ اپنے اعمال پر نہیں اترانا چاہئے کیونکہ ایمان کے بغیر عمل کی حیثیت سراب کی سی ہے یا بے روح جسم کی

سی۔

۲۔ مخلص مجاہد دوسروں سے برتر ہیں چاہے دوسروں کے کام بڑے اہم ہی کیوں نہ ہوں۔ (اَجَعَلْتُمْ سِقَايَۃَ الْحَآجّ)

۳۔ باایمان مجاہدوں کو دوسروں کے ہم پلہ جاننا معاشرتی مظالم میں سے ایک ظلم ہے۔ (الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ)

٤۔ تقویٰ کی طرح ایمان، ہجرت اور جہاد بھی تمام نیکیوں میں سرِ فہرست ہیں۔(اَعْظَمُ دَرَجَۃ)

۵۔ اگر لوگوں کے نزدیک قبائلی اور نسلی امتیاز قابلِ قدر ہے تو خدا کے نزدیک ایمان، ہجرت اور جہاد امتیاز ہیں۔ (عِنْدَ اللّٰہ)

٦۔ ایمان دوسرے تمام کمالات کے لئے ضروری ہے۔(اٰمَنُوا)

۷۔ تمام مقدس کاموں کی قدرو قیمت نیت پر منحصر ہے۔(فِيْ سَبِيْلِ اللّٰہ)

۸۔ اصل کامیابی اور کامرانی صرف اور صرف ایمان کے زیرِ سایہ ہی ممکن ہے۔(همُ الْفَائِزُونَ)

۹۔ اللہ تعالیٰ نے خود ہی مہاجر اور مجاہد مومنین کو بہشت کی نوید دی ہے۔(يُبَشِّرُهمْ رَبُّهمْ)

۱۰۔ کسی دین کے جامع ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ فطرت کے ہم آہنگ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے پیروکاروں کو امید بھی دلاتاہے۔(يُبَشِّرُهمْ رَبُّهمْ)

۱۱۔ اگرخدا کی خوشنودی کے لئے فانی نعمتوں سے دستبربردار ہو جائیں تو ابدی نعمتوں سے بہرہ مند ہوں گے۔(نَعِيْم مُقِيم)

۱۲۔ دنیوی نعمتوں کے لئے زوال اور فنا بہت بڑی آفت ہے جب کہ آخرت میں اس قسم کی کوئی آفت نہیں ہوگی۔ (مُقِيم، خَالِدِينَ، اَبَداً)

۱۳۔ جو خدا ساری دنیا کو ”قلیل“ کہتا ہے وہی مجاہدین کے اجر کو (عظیم) کہہ رہا ہے۔

١٤۔ خداوندِ عالم ہماری قلیل اور فانی چیزوں کو بہت بڑی قیمت کے بدلے خریدتا ہے حالانکہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے، وہ بھی اسی کا دیا ہوا ہے۔